بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ
فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي (طٰہٰ۔۹۶،۹۷)

اُس (موسیٰؑ) نے کہا پس اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا میں نے وہ بات جان لی تھی جسے یہ نہیں پا سکے۔
تو میں نے رسول کے نقشِ قدم سے کچھ اپنا لیا پھر اُسے پھینک دیا اور میرے نفس نے میرے لیے یہی کچھ اچھا کر کے دکھایا

ہر مرسل کے زمانہ میں بطالو ، ورعبدالحکیم مُرتّ جیسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں

عزیزم محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔۔تماش بینوں، منافقوں اور پاکھنڈیوں سے ہوشیار باش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

عزیزم محترم۔آپ نے اپنی مور ۴رمئی ۲۰۱۵ء کی ای میل میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار سے چند سوالات پوچھے تھے۔میں آپکے سوالوں کے حوالہ سے آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خاکسار ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی اپنی تحریر وتقریر میں ہر رنگ اور ہر زاویہ سے اس قدر تشریح وتوضیح کر دی ہے کہ اس سے زیادہ میں آپ کو یا کسی اور کو کیا بتاؤں؟ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی آپ کو کیوں سمجھ نہیں آ رہی اور اس حوالہ سے آپکا کیا المیہ ہے؟؟ اِسے خاکسار تو نہیں جانتا لیکن آپ کو اس کا ضرور اِدراک ہوگا ۲۰ر فر ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا موضوع اتنا دقیق اور اتنا وسیع ہے کہ خاکسار نے اِسکی وضاحت میں ہزاروں صفحات لکھ چھوڑے ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر صاحب:۔جاننا چاہیے کہ سمجھ اُنہیں آیا کرتی ہے جو سمجھنا چاہیں اور ہدایت اُنہیں ملا کرتی ہے جو صمیم قلب سے ہدایت کے متلاشی اور طالب ہوں۔جو سمجھنا نہ چاہیں اور جنہیں ہدایت کی خواہش نہ ہو تو ایسے لوگوں کو ہر زمانے کا مرسل بشمول حضرت محمد مصطفیٰ ا مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ بھی ہدایت نہیں دے سکے تھے تو بھلا ایسے لوگوں کو میں کس طرح سمجھا سکتا یا ہدایت دے سکتا ہوں۔میں یہاں آپ سے اتنی درخواست کروں گا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں اور میرے د (۲) مضامین نمبر ۹۲ (نشان رحمت یعنی موعود زکی غلام۔۔۔ہی مصلح موعود)اور ۹۷(زکی غلام اور مصلح موعود دونوں ایک شخصیت کے دو نام ہیں) میں بیان کردہ میری گذارشات کو تقویٰ دیانتداری اور حضرت امام مہدی ومسیح موعو علیہ السلام کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں پڑھیں۔آپؑ فرماتے ہیں

اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔‘‘(ملفوظات جلد چہارم ۱ تا ۲)

عزیزم عبدالغنی صاحب۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی نشان رحمت میں مصلح موعود کی الہامی بشارت زکی غلام کے الفاظ نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر اِنہیں الفاظ میں الہامی بشارت دے کر نہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ مصلح موعود یعنی پسر موعود جماعت احمدیہ میں ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہوگا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا کہ وہ موعود مصلح ملہم کے جسمانی لڑکوں میں سے نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی اِنسان کا کیونکہ کسی کو مصلح موعود بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ ملہم کا یا افراد جماعت کا۔ اُمید ہے اب آپ کو علم ہوگیا ہوگا کہ مصلح موعود حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا نہیں تھا بلکہ آپکے اس روحانی فرزند (مصلح موعود) نے مور ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔

عزیزم محترم۔ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جہاں تک آپکے سوالات کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف مبہم ہیں بلکہ اِن میں کوئی ربط بھی نہیں ہے ۔اور مزید برآں آپ نے اُن وجوہات اور دلائل کا بھی ذکر نہیں کیا جو کہ آپکے سوالات کی بنیاد ہیں۔ مثلاً جب میں قادیانی خلفاء اور مولویو پر یہ سوال کرتا ہوں کہ جناب مرزا محمود احمد کس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں؟؟ تو آپ کو واضح رہے کہ میں سوال سے پہلے جماعتی خلفاء اور علماء کے آگے وہ تمام دلائل اور براہین رکھتا ہوں جو کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلاتے ہیں۔ آپ نے اپنی ای میل میں خاکسار سے جو سوالات پوچھے ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ وہ کیا دلائل اور براہین ہیں جن کی بدولت آپکے یہ سوالات پیدا ہوئے ہیں؟ ثانیاً آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے سوالوں اور اُنکی وجوہات کی وضاحت اُردو زبان میں کریں تا کہ کسی کو کچھ سمجھ تو آسکے۔ اب آپکی مبہم اور بے ربط باتوں کا کوئی کیا جواب لکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپکی یہ حالت صرف عدم علم اور قلت تدبر کی وجہ سے ہے۔ اب میں آپکے مبہم اور نامعقول سوالات کی طرف آتا ہوں۔ آپ مور ۴ رمئی ۲۰۱۵ء کی اپنی ای میل میں خاکسار سے سوال کرتے ہیں:۔

(1) MY QUESTION TO MY LEADER HZT ABDUL GHAFFAR ALAIHISSALAM THAT HAZOOR AS TOLD IN SUBZ ISHTIAR (PAGE 7 AT FOOTNOTE)THAT HE HAS NOT COMMITTED ANY IJTHADI MISTAKE IN UNDERSTANDING PAISHGOI MUSLEH MAUD??

(۱) **قولہٗ** میرے قائد حضرت عبدالغفارؑ سے میرا سوال ہے کہ حضورؑ نے سبز اشتہار کے ۷ حاشیہ پر فرمایا ہے کہ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کو سمجھنے میں کوئی اِجتہادی غلطی نہیں کی ہے

الجواب:۔۔۔ عزیزم عبدالغنی صاحب۔ آپ نے حضورؑ کے حوالہ سے جو کہا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ حضورؑ نے اپنے حوالہ میں اجتہادی غلطی کی بجائے الہامی غلطی کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ اب اجتہادی غلطی اور الہامی غلطی دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اجتہادی غلطی سے مراد کہ کسی الہامی پیشگوئی کی تشریح وتوضیح اور تعین میں ملہم سے کسی اجتہادی غلطی کا صادر ہوجانا۔ جیسا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ملہم نے غلط اجتہاد کی وجہ سے موعود زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا خیال فرمالیا تھا۔ لیکن برخلاف اسکے الہامی غلطی ایک شئے دیگر ہے۔ الہامی غلطی سے مراد ہے کہ کسی ملہم کو نفس الہام میں غلطی کا لگ جانا۔ مثلاً جب کوئی ملہم اپنے کسی نفسانی خیال کو اللہ تعالیٰ کا الہام سمجھ

بیٹھتا ہے تو ایسی غلطی الہامی غلطی کہلاتی ہے نہ کہ اجتہادی غلطی۔ مثلاً خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب اپنے ایک طویل خواب میں اپنے الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُنہیں یہ الہام ہوا تھا۔ ''وَ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ'' اب اگر یہ الہام سچا ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو موعود زکی غلام بنایا ہوتا تو پھر آپکی وتین کبھی قطع نہ ہوتی؟ آپکی شہ رگ کا قطع ہونا اِس حقیقت کا قطعی ثبوت ہے کہ آ یہ الہام رحمانی ہونے کی بجائے نفسانی تھا۔ یہ الہامی غلطی کی مثال ہے۔

حضرت احمدؑ نے سبز اشتہار (روحانی خزائن ۲ صفحہ ۴۵۳ حاشیہ) کے مذکورہ صفحہ ۷ حاشیہ پر فرمایا ہے۔ ''مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔'' اس کا مطلب ہے کہ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ میری الہامی پیشگوئیاں سچی ہیں اور اِن میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔ لیکن جہاں تک اجتہادی غلطی کا سوال ہے تو ایسی اجتہادی غلطی تو ہر سچے ملہم سے ہوسکتی ہے۔ سبز اشتہار کے اسی حاشیہ میں حضورؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی اجتہادی غلطیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ علاوہ اِسکے آپؑ اپنی کتاب ''آسمانی فیصلہ'' میں فرماتے ہیں

(۱) ''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔'' روحانی خزائن ۴ صفحہ ۳۴۱)

آپؑ اپنی کتاب ''حُجّۃُ اللہ (مطبوعہ ۱۸۹۷ء)'' میں فرماتے ہیں:۔

(۲) ''اور یہ کہنا کہ اس لڑکا (بشیر احمد اوّل۔ نا) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔'' (روحانی خزائن ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

اِسی سلسلہ میں اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' میں فرماتے ہیں

(۳) ''ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام اِلٰہی پر الزام نہیں ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں بھی ہوجاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے'' (روحانی خزائن ۱۵ صفحہ ۱۵۴۔۱۵۵)

(۴) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ اُنکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلا'' (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۵) حضرت حکم وعدل اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں ''مگر پیشگوئیوں کے بارہ میں جب کہ خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کی را اجتہادی غلطی سے معصوم نہیں رہ سکتی پھر مسلم صاحب کی رائے کیونکر معصوم ٹھہرے گی۔'' (روحانی خزائن ۳ صفحہ ۱۷۲)

(۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ''مَا حَدَّثْتُکُمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فَھُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ''

(ترمذی۔ابواب الصلوٰۃ۔باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِیْبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲)'' یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اِسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اُس کے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔اسی طرح لکھا ہے:۔''اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ یَجْتَہِدُ فَیَکُوْنُ خَطَاً۔'' (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔'' (احمدیہ پاکٹ بک۔صفحہ ۵۰۷)

عزیزم۔خاکسار نے جو مذکورہ بالا حوالہ جات پیش کیے ہیں۔اِن سے یہ قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ پیشگوئیوں کی تشریح وتوضیح اور تعین میں نبیوں سے اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے اور حضورؑ بڑی وضاحت کیساتھ فرماتے ہیں کہ کسی پیشگوئی میں آپ سے بھی اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے۔تو پھر آپکا حضورؑ کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ اُن سے الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اجتہادی غلطی نہیں ہوسکتی کتنی بڑی غلط بات ہے جو آپ حضورؑ کی طرف منسوب کررہے ہیں؟؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے متذکرہ بالا اقتباسات سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

[اولاً]۔۔معتبر ہونے (authenticity) کے لحاظ سے ملہم کا اجتہادی کلام اور اُس پر نازل ہونیوالا اِلہامی کلام دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔کلام اِلٰہی ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے جبکہ انبیاءؑ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہٰذا اُنکے اپنے کلام میں یا کسی الہامی پیشگوئی کی تشریح یا تعین میں اُن سے اجتہادی غلطی واقع ہوسکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

[ثانیاً]۔۔کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اُسکے الہامی کلام میں اگر کوئی تضاد (contradiction) پیدا ہوجائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق (likening) پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہوسکے تو پھر ہمیں بہرحال نبی کے الہامی کلام یعنی وحی کی پیروی کرنی چاہیے آپکا حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے متعلق یہ فرمانا کہ اُنہیں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں اجتہادی غلطی نہیں لگی ہے بالکل ایک انتہائی غلط بات ہے جو آپ غلط فہمی اور عدم علم کی وجہ سے حضورؑ کی طرف منسوب کررہے ہیں۔

حضرت حکم وعدلؑ اپنی کتاب انوار الاسلام میں پیشگوئیوں کے حوالہ سے فرماتے ہیں

''یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اُسکے کاموں میں تدبر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اِسکی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل مند اور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالا والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ۔وہ نافہموں کے دلوں پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اُن کو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اُن کو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر

ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔ اور صدق وثبات میں ترقی دیں اور اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان کو اِس کسر شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔ کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان ان کی جماعت میں شامل ہوجائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اُسکی جماعت کے آب زلال کیساتھ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔

اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صر اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُس کو مشاہدہ کر لیتے۔ مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اُس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدار نجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔" (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰۔۲۱)

(2) HAS MASSIAH MAUD TOLD FALSE ILHAM AND KASHF FOR GRANTING TO HIM ONE NISHAN E REHMAT AND ZAKI GHULAM????

(۲) **قولہٗ**۔۔۔کیا مسیح موعود نے ایک نشان رحمت اور زکی غلام عطا کیے جانے کا (نعوذ باللہ) جھوٹا الہام اور کشف بنایا تھا؟؟؟؟

الجواب:۔۔۔اب آپکے اس سوال کی کوئی سمجھ نہیں آتی کہ آپ کہنا یا پوچھنا کیا چاہتے ہی؟ آپ نے خاکسار کے حوالہ سے یہ جو بات کی ہے۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ خاکسار کی اُس تحریر کا حوالہ دیتے جہاں سے اس قسم کا سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ آپ بغیر کسی ثبوت کے ایک غلط بات اپنے پاس سے گھڑ کر ناجائز طور پر میرے حوالہ سے حضرت احمدؑ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ میں نے پیشگوئی مصلح موعود کی تفسیر اور توضیح کی ہے یا پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جو میرا نقطہ نظر یا نظریہ ہے اُس میں سے تو ایسا سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ اور اگر آپکے خیال کے مطابق پیدا ہوسکتا ہے تو آپ کو چاہیے تھا کہ سوال کرنے سے پہلے خاکسار کی تحریر کا وہ حوالہ پیش کرتے۔

آپ کو واضح رہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو ایک نشان رحمت کے حوالہ سے زکی غلام کی جو بشارت دی گئی تھی۔ یہ الہامی بشا قطعی طور پر سچی تھی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے آپکا مذکورہ بالا بہتان آپکے علم، یقین اور دماغ میں خلل کی طرف اشارہ کر رہا ہے وگرنہ جس انسان کا حضرت مرزا صاحبؑ کی صداقت پر پختہ یقین ہو اُسکے دل و دماغ میں اس قسم کا شک وشبہ پیدا

ہی نہیں ہوسکتا۔ثانیاً۔آپکے مذکورہ بالا بہتان سے یہ مترشح ہورہا ہے کہ آپ اپنے عدم علم کی وجہ سے نشان رحمت اور زکی غلام کو دو الگ ا وجود سمجھ رہے ہیں۔حالانکہ میں اپنی کتب اور مضامین میں اِسکی وضاحت کر چکا ہوں کہ موسوی مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔اُسے ہی اللہ تعالیٰ نے وَرَحْمَةً مِّنَّا فرما کر اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔لہٰذا اس سے قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس نشان رحمت کا وعدہ دیا گیا تھا۔وہ زکی غلام ہی تھا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ نشان رحمت اور زکی غلام دو الگ الگ وجود نہیں بلکہ یہ ایک ہی وجود ہے اور اِسے ہی ملہم نے مصلح موعود فرمایا ہوا ہے۔

(3) HAD GOD TOLD HZT MIRZA ALAIHISSALAM WRONG WHO FORGOT TO TELL THE PUBLIC THAT THERE ARE TWO BOYS IN THE PAISHGOI INSTEAD OF ONE??

(۳)**قولہٗ**۔۔۔کیا خدا تعالیٰ نے حضرت مرزاؑ کو غلط بتایا تھا جو آپ لوگوں کو یہ بتانا بھول گئے کہ پیشگوئی میں ایک کی بجائے دو لڑکوں کی بشارت دی گئی تھی

الجواب:۔۔۔آپکا یہ سوال بھی آپکے عدم علم اور آپکے دماغی خلل کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے وگرنہ ایک صحت منداور صاحب علم احمدی کے دل و دماغ میں اس قسم کا سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔آپ کو واضح رہے جیسا کہ میں اپنے مضامین میں وضاحت کر چکا ہوں کہ اگر چہ حضورؑ آغا میں دو وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کو ایک ہی وجود سمجھ بیٹھے تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتا دیا کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ایک کی بجائے دو وجودوں کی بشارت دی گئی ہے۔اور پھر آگے آپ نے لوگوں کو بھی بتا دیا تھا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں یہ دو وجود تھے جنہیں میں ایک سمجھ بیٹھا تھا۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:۔۔

''یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔جو آسمان سے آتا ہے۔یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہو ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہوجائے۔اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔۔بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع دیا۔''(تذکرہ ۱۰۹/مکتوب ۴ردسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اب حضورؑ کے اِن الفاظ کا کیا مطلب ہے کہ۔۔۔'' ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی ''۔۔حضورؑ نے اِن الفاظ میں بتایا ہے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دو پیشگوئیوں یعنی دو وجودوں کی بشارت دی گئی تھی جس کو آپؑ ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھ بیٹھے تھے۔پھر حضورؑ فرماتے ہیں کہ ''اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا '' حضورؑ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس اجتہادی غلطی کو بذریعہ الہام دور فرما دیا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا یہ سوال ہی بالکل غلط اور بے معنی ہے۔آپ ایک غلط بات حضورؑ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔اور ایک متقی اور صاحب علم احمدی کے د دماغ میں ایسا سوال پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ہاں یہ بات ضرور ہے کہ زکی غلام کے حوالہ سے حضورؑ ساری زندگی اس اجتہادی غلطی میں مبتلا ضرور رہے کہ یہ میرا جسمانی لڑکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق آپکی وفات تک الہامی بشارتیں نازل فرما فرما کر آپ پر

بالواسطہ رنگ میں ظاہر فرما دیا تھا کہ یہ زکی غلام آپکا جسمانی لڑکا ہونے کی بجائے روحانی فرزند ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام میں فرماتا ہے:۔دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

جہاں تک آپ نے حضرت مرزا صاحبؑ کے بھولنے کی بات کی ہے۔تو سلسلہ میں عرض ہے کہ آپؑ قطعاً نہیں بھولے تھے بلکہ آپؑ نے کھول کھول کر لوگوں کو بتایا تھا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ایک کی بجائے دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔جس کا خاکسار اُوپر ثبوت پیش کر چکا ہے۔اور آپکو یہ بات بھی اپنے پیش نظر رکھنی چاہیے کہ مرسل علیم وخبیر ہونے کی بجائے بشر ہوتے ہیں۔اور یہ علیم وخبیر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کسی مرسل کو کسی پیشگوئی کے بارے میں کتنا علم دینا چاہتا ہے؟؟ جیسا کہ اِسی ضمن میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''دراصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات اَنبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے اُمور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اَسرار اِستعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اَنبیاء علیہ السلام اُن کو اسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یا دیکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی داخل نہیں ہوتا کیونکہ اِسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام اِستعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض اِبتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔وہ علم کی اشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اَسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر اُن کو اِن اِسرار کے افشاء سے منع کیا جائے۔بہرحال یہ اُمور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔''(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

(4) HAVE YOU BEEN TOLD BY ILHAM/KASHF THAT TF IT WAS FOR TWO BOYS OR GOD AND MIRZA SAHIB ARE MISTAKEN (NAOUZOBILLAH)???????

(۴)**قولہٗ**۔۔۔کیا آپ کو بذریعہ الہام یا کشف علم ہوا ہے کہ (پیشگوئی میں) دولڑکوں کی بشارت دی گئی تھی یا خدا تعالیٰ اور مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) غلطی لگ گئی تھی؟؟؟؟؟؟؟

الجواب:۔۔۔وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ کے واقعہ کے بعد ابھی میں احمدیہ ہوسٹل دارالحمد میں ہی تھا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا تھا:۔اے عبدالغفار! اب تو حصول علم کے حوالہ سے مدد مانگنے کیلئے کسی کے پاس نہ جانا۔اب میں تجھے علم دوں گا اور تو لوگوں کو لاجواب کر دے گا۔''علم کے حوالہ سے اس الٰہی بشارت کے بعد اُس وقت مجھے یہ علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم کا وعدہ فرمایا ہے۔اِس علم کی نوعیت کیا ہوگی اور یہ کس قسم کا علم ہوگا؟ بعد ازاں جب علم ملنا شروع ہوا تو پھر مجھے پتہ چلا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کے کامل علم اور معرفت سے متعلقہ ہے اور بطور خاص یہ سارا علم خاکسار کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی حقیقت کے حوالہ سے دیا جا رہا تھا۔ خاکسار بارہا اس حقیقت کا اظہار اپنے مضامین، کتب اور اپنی تقاریر میں کر چکا ہے اور مجھے آپکے بارے میں حیرانی ہے کہ آپ کو اس حوالہ سے یقین کیوں نہیں آ رہا؟؟ جیسا کہ میں اپنی تحریر و تقاریر میں بیان کر چکا ہوں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ملہم پر اولاً اور

اصلاً نشان رحمت یعنی زکی غلام کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ملہم کی اولاد اور اُسکی جماعت کی آزمائش کرنے کیلئے اسی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بطور فرع لڑکے کی ضمنی پیشگوئی بھی نازل فرماد

آپ کو واضح رہے کہ اس الہامی پیشگوئی میں نہ اللہ تعالیٰ کو غلطی لگی اور نہ ہی نفس الہام کے حوالہ سے ملہم کو کوئی غلطی لگی تھی۔ لیکن یہ الہامی پیشگوئی اتنی پیچیدہ اور دقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُسکے سمجھائے جانے کے بغیر کسی انسان کا اپنی عقل کے ذریعہ اس پیشگوئی کا سمجھنا اور دوسروں کو سمجھنا نہ صرف محال بلکہ ناممکن بھی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی و الہام اس الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا علم نہ دیا ہوتا تو پھر مذہبی اعتبار سے میرے جیسا اَن پڑھ اور اُمی انسان پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جماعت احمدیہ محمود کے خودساختہ خلفاء اور علماء کا منہ کس طرح بند کرسکتا تھا اور علم و معرفت کے حوالہ سے بھی اپنوں اور غیروں سب کا منہ کس طرح بند کرسکتا تھا؟؟ آپکا یہ سوال بھی نہ صرف بے تُکا اور بے جوڑ ہے بلکہ آپکے کسی ذہنی فتور کی طرف بھی اَشارہ کررہا ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(5) GOD IS TRUE OR MIRZA SAHIB IS TRUE?

(۵) **قولہُ**۔۔۔کیا خدا سچا ہے یا مرزا صاحب سچے ہیں؟

الجواب:۔۔۔عزیزم۔ میرا آپ سے پھر سوال ہے کہ آپکا یہ سوال کہاں سے پیدا ہوا ہے؟ آپ نے اُن وجوہات اور دلائل کا ذکر کیوں نہیں کیا جہاں سے اس قسم کے سوال کے پیدا ہونے کا جواز پیدا ہوتا ہو۔

میں جس طرح اور جس انداز سے پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈال چکا ہوں اس لحاظ سے آپکا یہ سوال ہی نہ صرف نامعقول ہے بلکہ آپکی جہالت کی بھی خبر دے رہا ہے۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ بھی سچا ہے اور ملہم بھی سچے تھے۔ صرف اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے ملہم پر اپنا الہامی کلام اس انداز میں نازل فرمایا تھا کہ جسے اللہ تعالیٰ کے سمجھانے کے بغیر کوئی اپنی عقل سے اِسکی حقیقت سے آگاہ نہ ہوسکے۔ اور ایسا سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ملہم کی اولاد اور اُسکی جماعت کے ایمان اور تقویٰ کی پڑتال کرنے کی غرض سے کیا تھا۔

(6) ARE YOU WRONG OR MISTAKEN OR MISUNDERSTANDING THE PAISHGOI MUSLEH MAUD??

(۶) **قولہُ**۔۔۔کیا پیشگوئی مصلح موعود کی تفہیم کے حوالہ سے آپ غلط ہیں یا غلطی خوردہ یا غلط فہمی کا شکار ہیں؟؟

الجواب:۔۔۔بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اپنی جہالت اور قلت تدبر کی وجہ سے اپنی جھوٹی اَنا کو تسکین دینے کیلئے خاکسار پر بغیر کسی دلیل کے غلطی خوردہ ہونے کا جھوٹا الزام لگاتے پھر رہے ہیں۔ آپکی لیاقت کا تو یہ حال ہے کہ آپ دوسروں سے اپنا ما الضمیر بھی صحیح طرح بیان نہیں کرسکتے چہ جائیکہ دوسروں پر اس قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگاتے پھریں۔ خاکسار دلائل اور براہین کے ذر جماعت احمدیہ ربوہ، لاہور اور دوسرے تمام نام نہاد مدعیوں کا منہ بند کرکے کھڑا ہے اور یہ سارے خاکسار کا سامنا کرنے کی بجائے میدان سے بھاگ چکے ہیں۔ اور عجیب حیرانگی کی بات ہے کہ آپ مدہوشی میں لوگوں کا منہ بند کرنیوالے شخص کے متعلق اپنے کسی اندرونی بغض کی وجہ سے بغیر کسی دلیل کے غلطی خوردہ ہونے کا جھوٹا اور ناپاک الزام لگاتے پھر رہے ہیں

عزیزم۔میرا آپ سے سوال ہے کہ آپکے اس جھوٹے الزام کی آپکے پاس کیا دلیل ہے؟؟اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل تھی تو آپ نے سوال کرنے سے پہلے اِس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟؟اِس کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟؟ آپ کے سوالوں سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپ نہ صرف پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے کلیۃً لاعلم ہیں بلکہ سخت غلطی خوردہ بھی ہیں۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ　　کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

ایک انعامی چیلنج:۔اگر آپ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے بشیر احمد اوّل کا موعود زکی غلام ہونا ثابت کر کے دکھا دیں یا آپ وجیہہ اور پاک لڑکے اورزکی غلام دونوں کا ایک وجود ہونا ثابت کر کے دکھا دیں تو آپ کی خدمت میں منہ مانگا انعام پیش کروں گا۔کیا آپکے پاس اتنا اور عقل اور اتنی جرأت ہے کہ آپ یہ کام کر کے دکھائیں؟؟اور اگر آپ یہ کام نہیں کر سکتے (کیونکہ نہ بشیر احمد اوّل زکی غلام تھا اور نہ وجیہہ اور پاک لڑکا اورزکی غلام دونوں ایک وجود ہیں تو پھر آپ اس فضول یاوہ گوئی سے پرہیز کر کے صرف اپنی آخرت اور اپنے خاتمہ بالخیر ہونے کیلئے دُعا کیا کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور عقل دے اور مزید ٹھوکروں سے بچائے آمین۔

(7) THE SECOND PART OF THE PROPHECY RELATE TO"MUSLEH MAUD "NAMELY FAZLE, MAHMOOD, BASHIR SANI AND FAZL E UMAR.

(۷)**قولہٗ**۔۔۔پیشگوئی کا دوسرا حصہ مصلح موعود سے متعلقہ ہے اور فضل محمود،بشیر ثانی اور فضل عمر اُسکے نام ہیں۔

الجواب:۔۔خاکسار اپنی تحریروں اور تقاریر میں بخوبی وضاحت کر چکا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی چار حصوں پر مشتمل ہے۔اللہ تعالیٰ نے (پہلا حصے) میں مصلح موعود کی نشان رحمت کے طور پر ملہم کو بشارت بخشی ہے۔اِسی ابتدائی حصہ میں اللہ تعالیٰ نشان رحمت کو قدرت ،رحمت ،قربت،فضل اور احسان کا نشان قرار دینے کیساتھ ساتھ اُ　فتح اور ظفر کی کلید بھی قرار دیا ہے۔علاوہ اِ اسی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے اُسکے نزول کے اغراض ومقاصد اور مجرموں کی راہ ظاہر ہونے کی بھی خبر دی ہے۔

(دوسرے حصہ　　۲)وجودوں کی بشارت دی ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔۔۔''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا　ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

الہامی پیشگوئی کے (تیسرے حصہ) میں اللہ تعالیٰ نے موعود وجیہہ اور پاک لڑکا کے متعلق وضاحت فرمائی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا :۔''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے ۔اِسکو مقدّس رُوح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔''

الہامی پیشگوئی کے آخری اور (چوتھے حصہ　　نشان رحمت) کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔الہامی پیشگوئی کا یہ حصہ اس طرح شروع ہوتا ہے:۔۔۔''اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔۔۔تک''

عزیزم:۔آپ نے سوال میں فرمایا ہے کہ۔۔۔''پیشگوئی کا دوسرا حصہ مصلح موعود سے متعلقہ ہے''حالانکہ یہ پیشگوئی کے دوسرے حصے کی

بجائے مصلح موعود سے متعلقہ پیشگوئی کا چوتھا اور آخری حصہ ہے۔اِس حصے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔''اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُ آنے کیساتھ آئیگا۔۔۔'' یہاں اُس کیساتھ سے مرادوہ موعودلڑکا ہے جس کا اس سے پہلے الہامی پیشگوئی کے تیسرے حصہ میں ذکر ہو چکا ۔آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ یہاں فضل سے مرادوہی فضل ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ الہامی پیشگوئی کے پہلے اور ابتدائی حصہ میں فرما ہے کہ۔۔۔''فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے''۔۔ فضل وہی نشان رحمت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ملہم پر نازل فرمائی تھی اور یہی ملہم کے بقول مصلح موعود تھا۔یہ فضل اور احسان کا نشان ملہم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پید ہی نہیں ہوا تھا۔لہٰذا آپ کو یہ بات ہمیشہ یادرکھنی چاہیے کہ پیشگوئی مصلح موعو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرہ سے شروع ہوجاتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ ملہم کومخاطب کر کے فرماتا ہے۔۔''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جوتو نے مجھ سے مانگا۔سومیں نے تیری تضرّ عات کوسنا اور تیری دعاؤں کواپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔۔۔۔

آپ نشان رحمت کے حوالے سے اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:۔

(8) GOD TOLD HAZOOR AS; SO BASHARAT HO" AIK WAJEE O PAK LARKA TAMEIN DIA JAEY GA-AIK ZAKI GHULAM TAMEIN MILAY GA" WO LARKA TAERY HEE TUKHM AUR ZURIAT AUR NASLE HUGA"

(۸)**قولہٗ**۔۔۔خدا نے حضورؑ کوفرمایا سو بشارت ہو''ایک وجیہ اور پاک لڑکا تمہیں دیا جائے گا۔ایک زکی غلام تمہیں ملے گا''وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور ذریت اور نسل ہوگا''

الجواب:۔۔۔عزیزم محترم عبدالغنی صاحب:۔آپ اپنی ای میل میں لکھی ہوئی تحریر کا مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحات ۱۰۱ اور تذکرہ چوتھا ایڈیشن صفحہ ۱۰۹ پر شائع شدہ الہامی عبارت سے موازنہ کریں۔کیامذکورہ جگہوں پر ملہم نے اسی طرح الہامی عبارت لکھوائی ہوئی ہے جس طرح کہ آپ اِسے پیش کررہے ہیں؟؟ہرگز ہرگز نہیں۔آپ کوواضح رہے کہ عبارت میں جہاں فُل سٹاپ آجائے تو انسان کسی سمجھانے کیلئے وہاں کامے لگا سکتا ہے۔لیکن جہاں کوئی فُل سٹاپ بھی نہ ہووہاں اپنی طرف سے کامے ڈالتے پھرنا کیا ایسا فعل لفظی تحریف کے زمرے میں نہیں آتا ہے؟؟(ثانیاً)موعودلڑکے اور موعودزکی غلام کے بارے میں الہامی عبارت اس طرح ہے۔''سو تجھے بشارت کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام(لڑکا)تجھے ملے ۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ الہامی عبارت میں۔۔ایک زکی غلام(لڑکا)تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا کے درمیا فُل سٹاپ ہے یہ بتانے کیلئے کہ یہ دونوں الگ الگ فقرات دوالگ الگ وجودوں کیلئے ہیں لیکن آپ نے اپنی ای میل میں خیانت کرتے ہوئے دونوں فقرات کے درمیان جوفُل سٹاپ تھا اُس کا اندراج نہیں کیا ہے؟؟کیا آپ ایسا کر کے لفظی تحریف کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں؟؟آپ ایسا کیوں کیا ہے؟؟کیا آپکا یہ فعل یہودیانہ نہیں ہے؟؟

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو　　تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

کیا آپ اس الہامی پیشگوئی کو محمودی خودساختہ خلیفوں اور مولویوں کی طرح اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں۔وہ بھی رسالہ الوصیت میں حضورؑ کی تحریر میں سے۔۔۔اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۴ تا ۳۰۷) لکھنا اور پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔محمودی خلیفے اور مولوی تو گمراہ ہو چکے ہیں۔تبھی وہ لفظی اور معنوی تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں۔عزیزم محترم۔محمودی خودساختہ خلیفوں اور مولویوں کی طرح کیا آپ بھی گمراہ ہو چکے ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور الہامی پیشگوئی جس طرح ملہم پر نازل ہوئی تھی اور جس طرح بوقت اشاعت اُس نے لکھوائی تھی۔آپ کو چاہیے کہ آپ اِسے اُسی طرح لکھیں اور اس میں اپنی طرف سے کوئی جمع تفریق نہ کریں۔ ؎

اَندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم　　مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

(9) YOUR KIND ANSWERS ARE EARNESTLY REQUESTED??

(۹) **قولہٗ**۔۔۔آپکے مہربان جوابات کیلئے سنجیدگی سے درخواست کی گئی ہے۔

الجواب:۔۔۔عزیزم محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔آپکے مبہم اور بے تکے سوالوں کے جوابات خاکسار نے آپکی درخواست اور خواہش کے مطابق سنجیدگی سے دیئے ہیں۔جیسا کہ خاکسار نے اپنے جوابی مضمون کے شروع میں آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ حضورؑ کی نصیحت کی روشنی میں تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ میری کتاب غلام مسیح الزماں اور میر　　مذکورہ دونوں مضامین کا مطالعہ کریں۔جب ایسا کریں گے تو اُمید ہے اللہ تعالیٰ آپکی راہنمائی فرمائے گا اور آپ کو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کی سمجھ آجائے گی۔

ایک آخری عرض ناصحانہ اور تنبیہ:۔۔۔عزیزم:۔میری خواہش تھی اور اب بھی ہے اور میں آپ کیلئے دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت بھی دے اور آپکا خاتمہ بالخیر بھی کرے۔لیکن ہدایت کس کو دینی ہے اور ہدایت کے کون لائق ہے؟؟؟اِس علم نہ ہم انسانوں کو ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ ہم نے کرنا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (القصص۔۵۷) یقیناً جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

آپ کو واضح رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ہدایت دیتا ہے اور وہ بندہ ہدایت پا کر خاکسار کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔تو میں ایسے مومنوں کی نہ صرف قدر کرتا ہوں بلکہ اُنہیں عزت کی نگاہ سے بھی دیکھتا ہوں۔لیکن اگر کوئی ہدایت پانے کے بعد آپکی طرح اپنی بدبختی یا کسی پوشیدہ گناہ یا معصیت کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو کر خاکسار کی جماعت کو چھوڑتا ہے۔تو اُس کے اِس رویے اور فعل خاکسار اور میری جماعت پر کوئی اَثر نہیں پڑے گا (اِنشاء اللہ تعالیٰ　　الٰہی جماعتوں میں اس قسم کے آنے اور جانیوالوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اِس کا صادق کی صحت پر کبھی کوئی اَثر نہیں پڑتا۔

عزیزم:۔سامری کون تھا؟؟؟وہ اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مومن تھا۔بعدازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں اُسکے نے اُسے کچھ سبز باغ دکھائے اور پھر اسی نفس کے ہاتھوں نہ صرف مرتد ہوا بلکہ شرک کی بلا میں مبتلا ہوکر بہت سارے بنی اسرائیلیوں کی گمراہی کا موجب بھی بنا۔بدبخت سامری کے اس رویے کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر کوئی اَثر نہیں پڑا تھا۔اِسی طرح موسوی مریم علیہ السلام کے موعود زکی غلام کے بعض حواری بھی اسی قسم کی بدبختی کا شکار ہوئے اور اِبتلا میں پڑ کر اُن میں سے ایک بدبخت نے آپؑ پر لعنت بھیجی اور دوسرے ایک بدبخت نے چند روپوں کے عوض آپؑ کو پکڑوا دیا دیا۔ان بدبخت حواریوں کے اس فعل کا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی صداقت پر کچھ اَثر نہیں پڑا تھا۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اِسی حوالہ سے لکھتے ہیں:۔۔

''حضرت مسیح علیہ السلام سے بہتر ۷۲) آدمی اَوائل میں اِس بدخیال سے پھر گئے اور مُرتد ہوگئے کہ آپ نے اُن کو کوئی نشان نہیں دکھلایا۔ اُن میں سے بارہ قائم رہے اور بارہ میں سے پھر ایک مُرتد ہوگیا اور جو قائم رہے اُنہوں نے آخر میں بہت سے نشان دیکھے اور عنداللہ صادق شمار ہوئے۔''(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن ۵ صفحہ ۳۵۵)

عزیزم محترم:۔سَوا ایک صدی قبل مولوی محمد حسین بطالوی براہین احمدیہ کے حوالہ سے اپنے رسالہ اَشاعت السّنہ میں لکھتے ہیں

''یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر لَعَلَّ اللّٰہُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ وبرہموسماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھالیا ہو۔اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرلے۔اور اس تجربہ ومشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھادیا ہو۔''(اشاعت السّنہ جلد ہفتم ۶ صفحہ ۱۶۹،۱۷۰)

سامعین کرام:۔حضرت مرزا صاحبؑ کیساتھ سال ہاسال کی محبت اور عقیدت اور آپکے روحانی اور تبحّر علمی کے اقرار کے باوجود مولوی بطالوی صاحب کی بدبختی اُن پر غالب آگئی اور حسد کی آگ نے اُنہیں گمراہ کردیا اور وہ انتقامی آگ میں جلنے لگے۔حضورؑ کے تصنیف کردہ رسائل فتح اسلام توضیح مرام پڑھ کر مولوی بطالوی اپنے رسالہ ''اشاعت السّنہ''میں آپؑ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اہل اسلام کی پبلک میں کہتا ہے کہ مسیح موعود جس کے قیامت سے پہلے آنے کی قرآن وحدیث میں خبر ہے میں ہوں اور حضرت مسیح ابن مریم نبی اللہ فوت ہوچکے ہیں۔''

بطالوی آگے لکھتے ہیں:۔''اس صورت اشاعت السّنہ کا خصوصیت کیساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے۔اور جملہ مضامین سابقہ چھو

کر بہمہ تن اسی کے دعاوی کے ردّ کے درپے ہو۔ اِسکے اصول باطلہ کا ابطال کرے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لاوے۔ اِسکی موجودہ جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اِس جماعت میں د ہونے سے بچاوے''

بطالوی مزید آگے لکھتے ہیں:۔''اشاعت السّنہ کا ریویو براہین اس کو اِمکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہوجاتا۔ صرف اشاعت السّنہ کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریداروں خیال میں اِسکے الہام وولایت کا امکان جمارکھا تھا اور اِس کو حامیٔ اسلام بنارکھا تھا لہٰذا اِسی (اشاعت السّنہ کا فرض اور اسکے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اُس نے جیسا اِسکو دعاویٔ قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی اِن دعاویٔ جدیدہ کی نظر سے اِس کو زمین پر گرادے اور تلافیٔ مافات عمل میں لاوے۔ جب تک یہ تلافی پوری نہ ہولے تب تک بلاضرورتِ شدید کسی دوسرے مضمون سے تعرض نہ کرے۔''

عزیزم:۔ آپ کو واضح رہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے معتقدین سے مورخہ ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کے دن بیعت لی تھی۔ بیعت کنندگان کی ترتیب میں حضرت مولوی نورالدینؓ کا پہلا نمبر تھا اور میر عباس علی لدھیانوی کا دوسرا نمبر تھا۔ بعدازاں جب حضورؑ نے ۱۸۹۱ء کے اوائل میں اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو اس پر میر عباس علی لدھیانوی کا ایمان ڈگمگانے لگا۔ اور اُس نے اس قسم کی باتیں کرنی شروع کردیں کہ

''سچ تو یہ ہے کہ اور مولویوں کے پاس تو حیات مسیح کی کوئی دلیل نہیں اور حضرت مرزا صاحب کے پاس اپنے دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔''(تذکرۃ المہدی ۱۵۸)

عزیزم محترم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب:۔ میر عباس علی کا یہ ابتلاء بھی اِسی قسم کا تھا جیسا کہ خاکسار کے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں ہونے حوالہ سے آپ کو درپیش ہوا۔ اور پھر مباحثہ لدھیانہ کے دوران یہی میر عباس علی مولوی محمد حسین بٹالوی (جو کہ تب کالا: کے نام سے مشہور تھے) کے ہتھے چڑھ اور اُس نے اپنے دجل اور مکروفریب سے میر صاحب کو مرتد کردیا۔ جیسا کہ پیر سراج الحقؓ صاحب نعما اِسکی تفصیل میں یوں لکھتے ہیں:۔

''عباس علی مبا [یہ مبا ۲۰/ جولائی ۱۸۹۱ء سے ۳۰/ جولائی ۱۸۹۱ء تک لدھیانہ میں جاری رہا۔ ناقل] کے ایام میں مولوی محمد کے مکان پر جانے لگے اور جانے کی یہ ضرورت ہوئی کہ ایام مباحثہ میں جو پرچہ مولوی محمد حسین کا نقل کے بعد منگوایا جاتا تو عباس علی کو بھیجا جاتا۔ پس یہ جانا عباس علی کا غضب ہوگیا اور یہ پھنس گیا مولوی محمد حسین اور محمد حسن اِن کو کھانا کھلانے لگے اور جب یہ جاتے تو سروقد تعظیم کو کھڑے ہوجاتے اور کہتے میر عباس علی صاحب تم تو سیّد ہو آل رسول ہو تمہارا تو وہ مرتبہ ہے کہ لوگ تم سے بیعت ہوں اور تم افسوس مرزا مرید ہوگئے جو دین سے پھر گیا برگشتہ ہوگیا امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ امام مہدی تو سیّدوں میں سے ہوگا۔ یہ مغل چغل کہاں سے بن گیا نعوذ باللہ منہا۔ اور یہ دونوں مولوی عباس علی کے ہاتھ چومتے اور دو ایک روپیہ بھی نذرانہ کا دیتے اور کہتے کہ تمہاری شان اعلیٰ وارفع وہ

کہ تم درود میں شریک ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ تم اِس رتبہ کے آدمی ہوکر افسوس کہاں اور کس مرتد کے مرید ہو گئے عباس علی تھے کہ پھول کے کپا ہو گئے اور اِنکے اعتقاد میں تزلزل واقع ہو گیا ''(تذکرۃ المہدی صفحا ۱۶۵ تا ۱۶۶)

عزیز م محترم:۔یہی حال ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرتد صاحب کا بھی ہوا۔وہ بھی سال ہا سال تک حضورؑ کی بیعت میں رہا۔پھر اُسکی بدبختی اُس پر غالب آ گئی اور اُس نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کرلیا کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے بغیر بھی نجات ہوسکتی ہے۔جب حضورؑ کو ڈاکٹر صاحب کے اس عقیدے کی خبر ہوئی تو آپؑ نے اُسے بذریعہ خطوط سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ سمجھنے کی بجائے آپکی طرح دن بدن اپنے بدعقید میں مزید ترقی کرتا چلا گیا۔بالآخر حضورؑ نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔اِسی مرتد کے حوالہ سے حضورؑ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں

اب کہاں ہیں میاں عبدالحکیم خان مُرتد جو میری اِس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہو گیا۔چاہیے کہ اب آنکھ کھول کر دیکھے کہ کس طرح خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔اِس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اُس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اُس آگ کو باہر نکالتا ہے ۔پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دِل میں پیدا ہو سکے توحید کو صرف رسول زمین پر لاتا ہے اور اُسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔''(روحانی خزائن ۲۲ صفحہ ۱۳۱)

عزیز م ڈاکٹر عبدالغنی صاحب:۔میں بخوبی جانتا ہوں کہ آپ کلیتہً ایک بےعلم انسان ہیں اور روحانی دنیا کے پنہاں اَسرار واقف نہیں۔آپ کو کچھ پتہ نہیں کہ وحی کیا ہوتی ہے اور الہام کیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے چنیدہ بندوں سے کس کس طرح کلام فرماتا ہے؟؟ آپ کو یا تو آپکے نفس نے گمراہ کر رکھا ہے اور یا پھر آپ انتقامی آگ میں جلتے پھر رہے ہیں۔یقیناً میر عباس علی کی طرح کسی نے آپکی عقل پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔یہ جو باتیں میں کہہ رہا ہوں آپ کو اس وقت اِنکی سمجھ نہیں آئے گی۔کیونکہ اس وقت آپ آسمان کی بلندیوں پر اُڑ رہے ہیں۔میری اِن باتوں کا آپ کو تھوڑے وقت کے بعد پتہ چل جائے گا۔میں آپکا ہمدرد تھا اور ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ غضب آپ پر بھڑکے۔اس بڑھاپے میں تماش بینو ،منافقو اور پاکھنڈیو کے شرور سے اپنے آپ کو بچائیں اور دنیا کیلئے تماشہ نہ بنیں۔اپنے آپ پر بھی اور اپنے اہل وعیال پر بھی رحم فرمائیں اور موعود زکی غلام مسیح الزماں کے حوالہ سے مذہبی دنیا کے دور حاضر کے حسین بطالوی،میر عباس علی لدھیانوی مُرتد اور ڈاکٹر عبدالحکیم مرتؔ ثانی بننے کی کوشش نہ کریں

میں آپ کو یہی نصیحت کروں گا کہ آپ ہوش کے ناخن لیں۔آپ اللہ تعالیٰ سے بہت توبہ استغفار کریں اور اپنے لیے خاتمہ بالخیر کی دُعا کریں۔ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمادے۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کیلئے دُعا گو ہوں کہ وہ آپ پر رحم بھی فرمائے اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں بھی رکھے اور یہ تبھی ہوگا جب آپ تماش بینو ،منافقو اور پاکھنڈیو کے شرور سے بچنے کی سنجیدہ کوشش کریں گے۔

شبہ آپکے اہل وعیال نیک اور صالح فطرت ہیں۔میرے دل میں اُنکی بڑی قدر ہے۔اللہ تعالیٰ نے اُنہیں نہ صرف موعود زکی غلام کو قبول کرنے کی سعادت بخشی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے دلوں کو بھی خاکسار کی محبت سے بھر دیا ہے۔ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔اللہ

تعالیٰ آپ کو سمجھ دے اور اس سلسلہ میں آپکی مدد فرمائے آمین۔ والسلام ؎

جہل کی رات سے باہر نکل کے دیکھ مجھے　　میں مہرِ تاباں ہوں آنکھوں کو مَل کے دیکھ مجھے
جہالتوں کے تُو آسیب کا ہے سحرزدہ　　کبھی اَثر سے تو اِس کے نکل کے دیکھ مجھے

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

04.05.2015 20:02

DEAR HZT ABDUL GHAFFAR JAMBAH SAHIB ; ASSALAMOALAIKUM W W ; IT IS FOR YOUR NOTICE AND REPLY THAT ;
AS A RESULT OF CHILLA KASHI, HAZOOR ALAIHISSALAM WAS GRANTED ONE "NISHANA REHMAT AT HUSHIARPUR.
AS A RESULT OF A KASHF HAZOOR (as) WAS GRANTED FOUR FRUITS - THREE OF THEM WERE RATHEN, AND ONE THE FOURTH ONE, BEING VERY BIG, SUBZ COLOURED AND HANDSOME WAS TAKEN AS AASMANI FRUIT WHICH WERE NAMED AS A "BASHEER" AND TITLED AS "MUSLEH MAUD" BY HAZOOR ALAHISSALAM.
THE NISHAN E REHMAT WAS ANNOUNCED THROUGH AN ISHTIHAAR " 20TH FEBRUARY, 1886.
GOD TOLD HAZOOR AS; SO BASHARAT HO" AIK WAJEE O PAK LARKA TAMEIN DIA JAEY GA-AIK ZAKI GHULAM TAMEIN MILAY GA" WO LARKA TAERY HEE TUKHM AUR ZURIAT AUR NASLE HUGA"

GOD REVALED THIS MESSAAGE THROUGH AN ILHAM BUT IT WAS ANNOUNCED HIMSELF THROUGH NAFSANI THOUGHT. IT MEANS NEITHER GOD NEITHER HAZOOR ALAHISSAM TOLD FALSE OR WRONG AS IS EVIDENT FROM THE CONTENTS OF OF THE FIRST PART PART OF THE PAISHGOI, WHICH RELATED TO BASHEER AWWAL WHO DIED ON 4TH NOVEMBER 1888.. (MUBARAK WO JO AASMAN SEY AATA HAY)
MY QUESTION TO MY LEADER HZT ABDUL GHAFFAR ALAIHISSALAM THAT HAZOOR AS TOLD IN SUBZ ISHTIAR (PAGE 7 AT FOOTNOTE) THAT HE HAS NOT COMMITTED ANY IJTHADI MISTAKE IN UNDERSTANDING PAISHGOI MUSLEH MAUD,??
HAS MASSIAH MAUD TOLD FALSE ILHAM AND KASHF FOR GRANTING TO HIM ONE NISHAN E REHMAT AND ZAKI GHULAM????
HAD GOD TOLD HZT MIRZA ALAIHISSALAM WRONG WHO FORGOT TO TELL THE PUBLIC THAT THERE ARE TWO BOYS IN THE PAISHGOI INSTEAD OF ONE??
HAVE YOU BEEN TOLD BY ILHAM / KASHFTHAT TF IT WAS FOR TWO BOYS OR GOD AND MIRZA SAHIB ARE MISTAKEN (NAOUZOBILLAH) ???????
GOD IS TRUE OR MIRZA SAHIB IS TRUE?
ARE YOU WRONG OR MISTAKEN OR MISUNDERSTANDING THE PAISHGOI MUSLEH MAUD??
ABDUL GHANI
YOUR KIND ANSWERS ARE EARNESTLY REQUESTED??
THE SECOND PART OF THE PROPHECY RELATE TO "MUSLEH MAUD" NAMELY FAZLE, MAHMOOD, BASHIR SANI AND FAZL E UMAR.